سوال

(853) قصہ ہاروت وماروت کی قرآن کی روشنی میں وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قصہ ہاروت وماروت کی قرآن کی روشنی میں وضاحت فرمائیے۔ (سائل) (۱۹ فروری ۱۹۹۹ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ رب العزت نے سورہ بقرہ کی آیت ۱۰۲ کے ضمن میں بایں الفاظ بیان فرمایا ہے :

وَاتَّبَعوا ما تَتلُوا الشَّيـٰطينُ عَلىٰ مُلكِ سُلَيمـٰنَ وَما كَفَرَ سُلَيمـٰنُ وَلـٰكِنَّ الشَّيـٰطينَ كَفَروا يُعَلِّمونَ النّاسَ السِّحرَ وَما أُنزِلَ عَلَى المَلَكَينِ بِبابِلَ هـٰروتَ وَمـٰروتَ وَما يُعَلِّمانِ مِن أَحَدٍ حَتّىٰ يَقولا إِنَّما نَحنُ فِتنَةٌ فَلا تَكفُر فَيَتَعَلَّمونَ مِنهُما ما يُفَرِّقونَ بِهِ بَينَ المَرءِ وَزَوجِهِ وَما هُم بِضارّينَ بِهِ مِن أَحَدٍ إِلّا بِإِذنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمونَ ما يَضُرُّهُم وَلا يَنفَعُهُم وَلَقَد عَلِموا لَمَنِ اشتَرىٰهُ ما لَهُ فِى الءاخِرَةِ مِن خَلـٰقٍ وَلَبِئسَ ما شَرَوا بِهِ أَنفُسَهُم لَو كانوا يَعلَمونَ ... سورة البقرة ۱۰۲

''اوران (ہزالیات) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان علیہ السلام نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اوران باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے) جو شہر بابل میں دو فرشتوں (یعنی) ہاروت اور ماروت پر اتری تھیں۔ اور دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش ہیں تم کفر میں نہ پڑو۔ بعض لوگ ان سے ایسا (جادو) سیکھتے جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ اور اللہ کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے اور کچھ ایسے (منتر) سیکھتے جوان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے۔ اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص اپنی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا۔ اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور جس چیز کے عوض انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بری تھی۔ کاش وہ (اس بات کو) جانتے۔''

اس آیت کریمہ میں اس جادو کا بیان ہے جس پر 'أرْذَلُ خَلْقِ اللّٰہ' یہود عامل تھے۔ پھر یہ ان اشیاء میں سے ہے جن کو شیاطین نے سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے عہد میں کھڑا تھا۔ (تاکہ اللہ کی مخلوق کو ورغلایا اور پھسلایا جاسکے) اور اس کا تعلق اس سے بھی ہے جو کچھ بابل کی سرزمین میں ہاروت اور ماروت پر نازل ہوا تھا۔ ثانی الذکر عہد کے اعتبار سے اوّل الذکر سے متقدم ہے کیونکہ قصہ ہاروت وماروت بقول ابن اسحاق زمانہ نوح علیہ السلام سے پہلے کا ہے۔ جادو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں بھی موجود تھا کیونکہ اللہ نے خبر دی ہے کہ قوم نوح علیہ السلام کا دعویٰ مزعومہ تھا کہ یہ (نوح) علیہ السلام ساحر ہے۔

اسی طرح جادو قوم فرعون میں بھی پھیلا ہوا تھا۔ یہ سارا کچھ عہد سلیمان سے (بہت) پہلے کا ہے۔ اس آیت سے کیا مراد ہے؟ اس کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ ایک قول

یہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے سحر وکہانت کی کتابوں کو جمع کرکے اپنی کرسی کے نیچے دفن کردیا۔ کوئی شیطان کرسی کے نزدیک پھٹک نہیں سکتا تھا۔ جب سلیمان علیہ السلام اور وہ علماء جن کو اصل معاملہ سے آگاہی تھی، فوت ہوگئے تو شیطان انسانی شکل میں ان کے پاس آیا۔ یہودیوں سے کہا کہ میں آپ کو ایک ایسا خزانہ بتاتا ہوں جو بے مثال اور بے نظیر ہے۔ کہاں بتاؤ! انھوں نے کرسی کے نیچے کھدائی کرکے ان کتابوں کو حاصل کرلیا تو شیطان نے ان سے کہا سلیمان کو انہی کے ذریعہ جن وانس پر کنٹرول حاصل تھا۔ اس واقعہ سے یہ بات عام پھیل گئی کہ سلیمان ساحر تھا۔ جب قرآن نے سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ انبیاء میں کیا تو انھوں نے اس بات سے انکار کیا کہا: وہ تو جادوگر تھا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر طبری)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں قصۂ ہاروت وماروت ''مسند احمد'' میں بسند حسن ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں مروی ہے۔ طبری نے اس واقعہ کے کئی طرق بیان کیے ہیں۔" قال ابن کثیر: وَأَقْرَبُ مَا فِي هٰذَا أَنَّهُ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي تَفْسِيرِهِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ ابن كثير أيضًا۔ وَرَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ أَيْضًا۔ حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى -وَهُوَ ابْنُ أَسَدٍ- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، فَذَكَرَهُ فَهٰذَا أَصَحُّ وَأَثْبَتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مِنَ الْإِسْنَادَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ، وَسَالِمٌ أَثْبَتُ فِي أَبِيهِ من مولاه نَافِعٍ فَدَارَ الْحَدِيثُ وَرَجَعَ إِلَى نَقْلِ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، عَنْ كُتُبِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. (۱/۱۸۴۔ التفسیر)" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قصہ کا اصل موجود ہے۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف نے ''احسن التقاسیر'' (۱/۱۰۹) کے حاشیہ پر فرمایا: لیکن اس بارے میں درست تحقیق ''حافظ ابن کثیر'' کی ہے کہ یہ مرفوع حدیث نہیں بلکہ اسرائیلی روایت ہے کیونکہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دراصل یہ روایت کعب احبار سے اخذ کی ہے چنانچہ ایک مسند میں اس کا ذکر بھی ہے ... بنابریں زہرہ والی کہانی بے اصل ہے۔ (نعیم الحق نعیم)" بخلاف ان لوگوں کے جنھوں نے اس قصہ کو باطل قرار دیا ہے۔ جیسے قاضی عیاض وغیرہ۔

حاصل اس کا یہ ہے کہ اللہ نے بطورِ آزمائش دو فرشتوں میں شہوت ودیعت کردی، پھر ان کو حکم دیا کہ زمین پر قضاء کے فرائض سرانجام دو۔ مدت دراز تک انھوں نے بصورتِ بشر زمین پر عدل وانصاف قائم کیے۔ پھر حسین جمیل عورت پر فریفتہ ہوکر فتنہ میں پڑگئے۔ اس بنا پر ان کو بطورِ سزا بابل کے کنویں میں الٹا لٹکا دیا گیا۔ ان کی ابتلاء علم سحر کے ذریعے ہی ہوئی۔ جو اس علم تک رسائی چاہتا، ان کا قصد کرتا وہ اس وقت تک کسی کو تعلیم نہ دیتے جب تک اسے ڈراتے اور منع نہ کرلیتے۔ جب کسی کو اصرار ہوتا تو اس سے گفتگو کرتے اور تعلیم دیتے۔ اس علم کی حقیقت ان پر منکشف تھی۔ لوگ ان سے ان اشیاء کی تعلیم حاصل کرتے جن کی وضاحت قرآن میں ہے۔ (فتح الباری: ۱۰/۲۲۵)

ترکیب: مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ میں صحیح مسلک یہ ہے کہ ما موصولہ ہے ان لوگوں کا مسلک غلط ہے جنھوں نے اس کو ما نافیہ بنایا ہے کیونکہ نظم کلام اس سے انکاری ہے۔ تَتْلُوا لفظ فعل مضارع ہے لیکن یہ ماضی کی جگہ واقع ہے یہ استعمال کلامِ عرب میں معروف ہے۔ اور تَتْلُوا کا معنی منقول ہے۔ اسی بناء پر اس کا ''عَلٰی'' سے تعدیہ ہے۔

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ کا مَا یقینی طور پر نافیہ ہے۔ اور وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا میں واوٴ عاطفہ ہے۔ اور یہ ماقبل سے جملہ استدراکیہ ہے۔

يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ اَلنَّاس مفعول اور اَلسِّحر مفعول ثانی ہے۔ جملہ کَفَرُوا کے فاعل سے حال ہے۔ اَیْ كَفَرُوا مُعَلِّمِينَ اور وَمَا أُنْزِلَ میں مَا موصولہ محل نصب میں ہے۔ اَلسِّحْرُ پر عطف ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے: يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ یعنی لوگوں کو جادو کی تعلیم دیتے تھے اور اس شئے کی جو دو فرشتوں پر نازل ہوئی تھی اور بِبَابِلَ مَا أُنْزِلَ کے متعلق ہے باء بمعنی فِی ہے۔ جمہور کے نزدیک اَلْمَلَكَيْنِ لام کے فتحہ سے ہے۔ بعض نے اس کو کسرہ سے بھی پڑھا ہے۔ ہاروت وماروت اَلْمَلَكَيْنِ سے بدل ہے جو فتح کے ساتھ ہے یا عطف بیان ہے۔ یہ تعلیم ہے۔ یہ تعلیم انذاری تھی طلبی نہیں تھی۔

الفاظ کی مزید تشریح: وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ کا عطف مَا تَتْلُوا پر ہے۔ معنی یہ ہیں کہ تابعداری کی انھوں نے اس چیز کی جو پڑھتے تھے۔ شیطان سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی میں اور اس چیز کی جو دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر نازل اَلْمَلِكَيْنِ لام کے کسرہ کے ساتھ قراءت غیر معروف ہے۔ مشہور لام کے فتحہ سے ہے۔ زیر کی صورت میں معنی یوں ہوا کہ ہاروت و ماروت کے ساتھ جب خواہشات نفسانی لگا دی گئیں تو وہ گویا مرد بن گئے۔ اور جب قاضی بنائے گئے تو اس طرح سے بادشاہ ہوگئے۔ پس دونوں قراءات آپس میں موافق ہوگئیں۔ بعض لوگ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ کے ما کو نفی کا بناتے ہیں۔ اور معنی یوں کرتے ہیں کہ نہیں اتاری گئی فرشتوں پر کوئی چیز (جادو سے) اور لفظ بِبَابِلَ کو يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ سے متعلق بناتے ہیں۔ یعنی شیطان لوگوں کو جادو بابل شہر میں سکھاتے تھے۔ اور ہاروت اور ماروت کو شیاطین سے بدل بناتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہاروت اور ماروت شیطان تھے۔ اور وجہ یہ

بیان کرتے ہیں کہ جب جادو کفر ہے تو فرشتوں پر کس طرح اتارا جا سکتا ہے۔ اور وہ لوگوں کو کس طرح سکھا سکتے ہیں۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ اللہ جس چیز کے ساتھ چاہے، بندوں کی آزمائش کرے۔ اسی لیے وہ پہلے کہہ دیتے کہ یہ کفر ہے تاکہ کوئی شخص دھوکے میں نہ رہے۔ جب کوئی باز نہ آتا تو اس کو سکھا دیتے۔ اور نظمِ قرآن کے لحاظ سے مَا اُنْزِلَ کے مَا کو نفی کے لیے بنانا صحیح نہیں کیوں کہ اس سے نظمِ قرآن میں کئی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں۔

۱۔ بِبَابِلَ کا تعلق اگر بِمَا اُنْزِلَ سے ہو تو پھر ہاروت ماروت کو شیاطین سے بدل بنانا صحیح نہیں کیونکہ شیاطین صیغہ جمع ہے۔ جب کہ ہاروت ماروت تثنیہ ہے نیز مَلَكَيْنِ سے بدل نہ بنانا تو اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جادو مَلَكَيْنِ پر اتارا گیا ہے لیکن بابل میں نہیں بلکہ کسی اور جگہ۔ اور اگر بِبَابِلَ کا تعلق وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ سے ہو تو وہ بہت دور ہے۔ درمیان میں اور کلام آگیا اس سے عبارت میں خلل پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ ہاروت ماروت ظاہر نظم کے لحاظ سے مَلَكَيْنِ سے بدل ہے۔ کیونکہ مَلَكَيْنِ تثنیہ ہے اور ہاروت ماروت بھی دو ہیں۔ نیز ہاروت اور ماروت میں قرب بھی ہے۔ ہاروت ماروت کو شیاطین سے بدل بنانا ظاہر نظم کے بالکل خلاف ہے۔ كَمَا تَقَدَّمَ

۳۔ اگر ہاروت و مارت شیطان ہو تو پھر ان کا تبلیغ کرنا کہ ہم آزمائش میں ہیں، تو کفر نہ کر۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ نیکی کی تبلیغ کی توقع شیاطین سے نہیں ہو سکتی۔ پس صحیح معنی وہی ہے جو پہلے بیان ہو چکا کہ اُنْزِلَ کا تعلق مَا تَتْلُوا سے ہے اور معنی یوں ہے کہ تابعداری کی انھوں نے اس چیز کی جو وہ پڑھتے تھے۔ شیاطین سلیمان علیہ السلام کے عہد میں اور اس چیز کی جو اتاری گئی دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر بابل میں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:581

محدث فتویٰ